بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرایہ دار اپنا سامان بھول جائے، تو مالکِ مکان کا اسے استعمال کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ہمارے گھر میں کرائے پر 3 دن رہنے کے لئے 3 افراد آئے تھے، جب وہ گئے تو اپنا ear buds بھول گئے، ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ بھی نہیں ہے کہ ان سے رابطہ ہو سکے تو کیا وہ ear buds ہم استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب

بیان کی گئی صورت میں ان ear buds کو استعمال کرنا فی الحال آپ کے لیے جائز نہیں؛ کیونکہ وہ لقطہ ہیں، اور لقطے کے متعلق حکم ہے کہ: اس کی تشہیر و اعلان کیا جائے، اگر مالک آجائے، تو اسے دے دیں، اور اگر تشہیر و اعلان کے بعد بھی مالک نہ آیا، اور اتنا وقت گزر گیا کہ غالب گمان ہو گیا کہ وہ اب اس کی تلاش نہیں کرے گا، تو اس صورت میں آپ کو اختیار ہو گا، کہ چاہیں تو ان کی حفاظت کریں، اور اگر چاہیں تو کسی شرعی فقیر کو دے دیں، یا چاہیں تو کسی نیک کام مثلاً مسجد یا مدرسے وغیرہ میں دے دیں، اور اگر آپ خود شرعی فقیر ہوں، تو خود بھی رکھ سکتے ہیں، لیکن بعد میں کبھی اس کا اصل مالک آ گیا، اور وہ صدقے پر راضی نہ ہوا، اس نے اپنے ear buds کا مطالبہ کیا، تو اگر وہ ear buds موجود ہوئے، تو وہ، ورنہ ان کی قیمت اسے ادا کرنی پڑے گی۔

مالِ لقطہ کے حکم کے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے

”یعرف الملتقط اللقطة فی الأسواق والشوارع مدة یغلب علی ظنه أن صاحبها لا یطلبها بعد ذلک۔۔۔ثم بعد تعریف المدة المذکورة الملتقط مخیر بین أن یحفظها حسبة وبین أن یتصدق بها فإن جاء صاحبها فأمضی الصدقة یکون له ثوابها وإن لم یمضها ضمن الملتقط أو المسکین إن شاء لو هلکت فی یده فإن ضمن الملتقط لا یرجع علی الفقیر وإن ضمن الفقیر لا یرجع علی الملتقط وإن کانت اللقطة فی ید الملتقط أو المسکین قائمة أخذها منه“

ترجمہ: لقطہ اٹھانے والا بازاروں اور راستوں میں لقطہ کا اتنی مدت تک اعلان کرے کہ غالب گمان ہو جائے کہ اب مالک اس چیز کو تلاش نہیں کرے گا، پھر اتنی مدت تشہیر کرنے کے بعد اٹھانے والے کو اختیار ہے کہ ثواب کی نیت سے لقطہ کی حفاظت کرے یا اسے صدقہ کردے، پھر اگر مالک آگیا اور اس نے صدقہ کو جائز کر دیا، تو اسے ثواب ملے گا اور اگر مالک صدقہ کرنا جائز قرار نہ دے اور وہ چیز بھی ہلاک ہو چکی ہو، تو اسے یہ اختیار ہے کہ ملتقط (چیز اٹھانے والے) سے تاوان لے یا مسکین سے، اگر ملتقط سے تاوان لیا، تو ملتقط مسکین سے رجوع نہیں کر سکتا اور اگر مسکین سے لیا، تو مسکین ملتقط سے رجوع نہیں کر سکتا اور اگر وہ گمی ہوئی چیز ملتقط یا مسکین کے پاس موجود ہے، تو وہ اپنی چیز اس سے لے لے گا۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب اللقطۃ، ج 2، ص 289، 290، مطبوعہ کوئٹہ)

امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے ایک فتوے میں چندہ دہندگان کے نہ ملنے کی صورت میں حکم ارشاد فرماتے ہیں:

"ہاں جو اُن میں نہ رہا اور اُن کے وارث بھی نہ رہے یا پتا نہیں چلتا یا معلوم نہیں ہو سکتا کہ کس کس سے لیا تھا، کیا کیا تھا، **وہ مثل مالِ لقطہ ہے، مصارفِ خیر مثل مسجد اور مدرسہ اہل سنت و مطبع اہل سنت وغیرہ میں صَرف ہو سکتا ہے۔**" (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ 563، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے "اُٹھانے والا اگر فقیر ہے تو مدت مذکورہ تک اعلان کے بعد خود اپنے صرف میں بھی لا سکتا ہے۔" (بہارِ شریعت، ج2، حصہ 10، ص476، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4897

تاریخ اجراء: 15شوال المکرم 1447ھ/04اپریل 2026ء